بسم اللہ الرحمن الرحیم • نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین ۵ر — قادیان میں ۴ر

قیمت از طلباء و غرباء و غیر مذاہب ۲ر

گورنمنٹ عنہ

نمبر ۴۸

مورخہ ۱۴ر شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۱ر نومبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

بروز جمعرات

فی پرچہ ۲ر

ہفتہ وار

چہ گویم باتو گر آئی بہار قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور بہر حالت راضی بہ قضا ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں رسول کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او درجان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قسم معنی بآں زاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰عہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۵ر

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ ر

عام قیمت پیشگی ۳ر

مابعد للعہ ۸

فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کر دینگے اُن کو حساب مابعد لیجاوےگی جو اخبار وقت پر پہونچے اسکی بابت پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں دیجاوےگی جو روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے تمام ترسیلات بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ تین بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ تین بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

کتبہ محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

سلطان احمد نام ایک صاحب اخبار بدر مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء کا حوالہ دے کر رسالہ دی بیلانس ڈنور لارکن صاحب کا پتہ دریافت فرماتے ہیں مگر کارڈ پر اپنا پتہ تحریر نہیں فرماتے۔ بجواب گذارش ہے۔ کہ نامہ نگار کا پتہ رسالے میں نہیں دیا گیا۔ خود رسالہ کا پتہ یہ ہے۔

The Balance,
1744-46 California St.
Denver, Colorado
(U. S. America)

امریکہ سے ایک احمدی برادر کا خط ملک امریکہ کے شہر نیویارک میں جو احمدی برادر حسن اینڈرسن ہیں۔ ان کا ایک خط تازہ ڈاک ولایت میں آیا ہے جس میں برادر موصوف نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں ان کی طرف سے احمدی برادران ہند کی خدمت میں السلام علیکم پہنچا دوں۔

صاحب موصوف نے اسی خط کے درمیان یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی۔ کہ میں ان کی طرف سے حضرت کی خدمت میں عرض کروں کہ بسبب اس محبت اور تعلق کے جو ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی مریدی اور غلامی کے سے ہے وہ چاہتے ہیں کہ ان کا اسلامی نام بجائے حسن کے احمد ہو۔ حضرت نے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ اس واسطے صاحب موصوف کا اسلامی نام آئندہ احمد ہوگا اور پورا نام احمد اینڈرسن ہوگا۔

امریکہ کا معبود روپیہ صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہیں کہ امریکہ کے باشندے سخت دنیا پرست ہیں۔ دین کی طرف ان کو کوئی توجہ نہیں۔ رات دن روپیہ جمع کرنے کی فکر ان کو لگی ہوئی ہے۔ ان کا اصلی معبود روپیہ پیسہ ہے اس کے سوائے وہ کچھ نہیں جانتے۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہیں۔ کہ بدر میں عام خبریں ضرور ہونی چاہئیں ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماویں۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو ایڈیٹوریل کام میں میری مدد کرسکے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطوں کے جواب الگ نہیں ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاویں گے۔ الگ خطوط نہیں لکھے جاویں گے۔ جو صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجا کریں۔ ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کے واسطے لی جاتی ہے۔ فتنہ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

الخطبۃ ضلع گجرانوالہ سیالکوٹ میں سے سند جو ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔

مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی۔ خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال۔ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔ بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی پندرہ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔ خط ملفوف ہو۔

المشتہر۔ عبد اللہ درزی احمدی۔ جھنڈا سنگھ سیالکوٹ

ضروری یاددہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے۔ اس لئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دیں تاکہ ضروری انتظام کیلئے غور کیا جاوے۔ ان لوگوں کو جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہیں عین وقت پر مہمانوں کے اُتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں۔ وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اس قدر تعداد سے اطلاع دیں جس قدر احباب قادیان آنے والے ہوں۔ انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دیں گے اور اس طرح انتظامی امور میں سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعیں ۱۵ دسمبر تک مجھے پہونچ جانی ضروری ہیں۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاویں۔ لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اس میں ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ یہاں خاص غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض دوسرے نادار طلباء کے لئے لحاف اور گرم کپڑوں کی حاجت ہے۔ جو احباب اس کار خیر میں حصہ لیں گے وہ عند اللہ ماجور ہوں گے۔ یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
	۵۰ بار	۲۴ بار	۱۲ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲؍

یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہوسکے گی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸؍ فی دس سیر کے حساب اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۶۔ یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے۔ درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۹۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔

ڈائری

اَلقولُ الطیب

الہام منسوخ بھی ہو جاتے ہیں فرمایا۔ خدا تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے ہمارا آزمودہ ہے کہ بعض دفعہ ایک الہام ہوتا ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اگر وہ انذاری امر ہوتا ہے اور ہم دعا میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بسا اوقات مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد وہ منسوخ ہو جاتا ہے اور وہ بات خدا تعالےٰ کے دوسرے حکم سے ٹل جاتی ہے۔

فرشتوں کے ذریعہ سے الہام فرمایا۔ بعض الہامات کے وقت اگرچہ فرشتہ نظر نہیں آتا تاہم الفاظ کے معانی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کلام فرشتے کے ذریعہ سے نازل ہوا ہے مثلاً الہامات میں ایسے الفاظ۔ کہ قَالَ رَبُّکَ اور ما نتنزل اِلّا بامرِ ربّک۔

تاریخ قادیان فرمایا۔ کہ اس قادیان میں پانچ سو حافظ قرآن شریف کے رہتے تھے۔ اس وقت اس جگہ کا نام اسلام پور تہا۔ اب یہاں کیا۔ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اس قدر تعداد حفاظ کی نہیں مل سکتی۔ اس جگہ کی اسلامی شوکت کو سکھوں نے خراب کر دیا تہا یہاں بہت سے سکھ رہتے تھے۔ جن میں سے بعض نے سید احمد صاحب کے ساتھ بھی لڑائیاں کی تھیں۔ مگر رفتہ رفتہ وہ سب مر گئے اور اب دو چار باقی ہوں گے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ دارا شکوہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کسی ایک شہر میں تیس ہزار حافظ قرآن شریف کے موجود تھے۔

جہاد فرمایا۔ جہاد کا مسئلہ بھی ہمارے مولویوں نے کچھ اُلٹا ہی سمجھا ہے۔ قرآن شریف اور احادیث اور آنحضرت کے سوانح سے کہیں ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ کہ کوئی اس قسم کا جہاد اسلام میں جائز ہوا یا کبھی کیا گیا ہو۔ کہ کفار کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ ۱۳ سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کفار کے ہاتھوں سے دکھ اٹھایا جب کفار کی زیادتیاں حد سے بڑھ گئیں تب اجازت ہوئی۔ کہ ان لوگوں کو قتل کرو جنہوں نے قتل کیا [illegible] اور بسبب مظلوم ہونے کے مسلمانوں کو بھی [illegible] ہمارا خلاصہ جہاد کا یہی ہے اور [illegible] بھی [illegible] قسم کا تنگی [illegible] کو ثابت کرتا ہے۔ کہ کفار کو اپنے ماتحت امن کے ساتھ رکھنے

کا اسلامیوں کو حکم تہا۔

اسلام نے مذہبی جنگ کو قطعاً بند کیا ہے اسی بات پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے۔ ولولا دفع اللّٰہ الناس بعضہم ببعضٍ لّھُدّمت صوامعُ و بیعٌ وصلوٰتٌ ومسٰجدُ یذکر فیہا اسم اللّٰہ کثیراً ولینصرنّ اللّٰہ من ینصرہٗ۔ ان اللّٰہ لقویٌ عزیز۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذہب کیلئے جنگ کرنا اور دوسرے مذاہب کو تلوار کے ذریعہ سے منہدم کرنے کی کوشش کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالےٰ تمام مذاہب کے نشانات کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور جو سچا ہے اسکی خاص نصرت فرماتا ہے وہ خود بخود فروغ پکڑتا ہے۔ اس کو کسی جہاد کی ضرورت نہیں۔

طریقہ انبیاء فرمایا۔ آجکل یہ حالت ہے کہ رات کے وقت جس کی زبان پر ایک لفظ جاری ہوا وہ سمجھتا ہے کہ میں ملہم ہو گیا اور اُس پر فخر کرنے لگتا ہے اور اپنے نفس کی حالت کو نہیں دیکھتا کہ وہ کیسی ہے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھو۔ اس میں کہیں نہیں یہ لکھا کہ کسی شخص پر خدا تعالیٰ اس واسطے خوش ہوا۔ کہ اس پر الہام ہوتا تہا بلکہ انبیاء کی تعریف خدا نے قرآن شریف میں اس وجہ سے کی ہے کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے حضور میں صدق اور وفا کا کمال دکھایا اور اعمال صالحہ بجا لائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا۔ یہ ایک نہائت مکروہ طریق ہے۔ جو ایک خواب پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ ایک زہرناک غلطی ہے۔ یہ باتیں انسان کے واسطے ناز کے لائق نہیں انسان کا تو یہ کام ہے کہ اپنے تمام قوےٰ اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کر ڈالے خدا تعالےٰ کے تمام حکموں پر عمل کرے۔ تب وہ خدا کا ولی ہو گا بغیر دلیل کے کوئی دعوےٰ نہیں مانا جا سکتا۔ بغیر دلیل کے تو پیغمبر بھی نہیں ملنے جاتے۔ حضرت موسےٰ نے بھی اللہ تعالےٰ سے عرض کی تہی کہ مجھے کوئی دلیل دی جاوے جو کہ میں دنیا کے آگے پیش کروں۔

غزل در شان حضرت اقدس مسیح موعودؑ

زہے طلعت غلام احمد مسیحائے زمان ہستی
دوائے درد پنہانی ز الطاف طلبگارم

بحالم یک نظر فرما کہ در عشقت گرفتارم
ہوس دارم ہمیں در سر بہ پیشت عمر بگذارم
زہے طالع ہمان نیکاں کہ در گردت چو پروانہ
فدا سازند دل و جاں را ومن ہم ایں ہوس دارم
برسم در قادیان ناگہ ز دیدارت دو چشم خود
منور میکنم آنگہ بہ پیشت جان بسپارم
شوم نازاں ز بخت خود زمانت یافتم بیشک
توئی مہدی وہم عیسےٰ زباں شاہد ز گفتارم
کلامت فیض رہ گردد مرآنکس ہم حق دارد
شود عارف شناسد حق دریں رہ چشم میدارم
ہزاراں مُردہ ہا زندہ شوند از فیض انفاسِ ت
بسوئیم ہم نظر فرما شود دل زندہ ہشیارم
ز ہجرت دل تپان باشد اگر ایں بدر من نائید
بس است آبحیات من کلامِ تُست در کارم
نبودم پیشتر آگہ ز اسلام و مسلمانی
ز جُودِ فیض بخشِ تو بدانستیم و سرشارم
منم قادر سگِ کویت تمنّا مے کنم ہردم
ہمیشہ زیرِ فرمانت فدا بادا دلِ زارم
رقم تحریر مے کردم ز دردِ عشق پنہانی
جوابم ہم عطا فرما دل غمدیدہ میدارم

خاکسار قادر خان ساکن شادی مرگ کشمیر ڈاکخانہ پلوامہ

رسید زر

تاریخ			نمبر	نام	رقم
۲۲	اکتوبر	۱۹۰۷ء	۱۳۱۹	محمد خان صاحب	عہ
۲۳	"	"	۸۸۵	عبد الحکیم خان صاحب	سے
۲۳	"	"	۸۳۲	محمد حسین صاحب	عہ
۲۳	"	"	۸۴۳	نور احمد صاحب	۱ /عہ
۲۴	"	"	۱۲۸۶	محمد خان صاحب	سے
۲۴	"	"	۱۲۹۹	قائم علی صاحب	۱ /عہ
۲۵	"	"	۱۳۱۶	عبد العزیز صاحب	عہ
۲۵	"	"	۱۳۰	محمد تقی صاحب	سے
۲۵	"	"	۱۵۰۴	ولی محمد صاحب	عہ
۲۵	"	"	۶۴۶	مرزا خدا بخش صاحب	سے
۲۶	"	"	۱۷۹۹	مولوی یار محمد صاحب	عہ
۲۶	"	"	۱۵۳۴	عبد الصمد صاحب	عہ
۲۶	"			مولا بخش صاحب سیالکوٹ	۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۱ شوال المکرم ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ نومبر ۱۹۰۷ء - ۱ - بلاءِ ناگہانی

۲ - ایک عربی لفظ الہام ہوا جس کے معنے ہین تو

دُکھ نہین دیکھے گا۔

۳ - یا اللہ فتح

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام سرور - سولہ - چکوال

سکھا - تاہل پور - ہوشیارپور

محمد شفیع - چہاونی سیالکوٹ

غلام محمد خان جنجوعہ - جہلم

علی جان خان کلرک لاہور

تفضل دین - امرتسر

رحمت خان - سدوکے

والدہ صادق محمد - ارم واہن ضلع ملتان

صدرالدین - بٹی - گجرات

غلام احمد - بنچھ۔

لاہور مین جلسہ مذاہب

حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑھا جائے گا۔

احباب دور و نزدیک سے تشریف لاوین۔

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲، ۳، ۴ دسمبر ۱۹۰۷ء (بروز پیر۔ منگل و بدھ) کو ہوگا۔ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین مختلف مذاہب کے بزرگون کو مدعو کیا ہے۔ کہ اپنے اپنے عقائد کے رو سے ثابت کرین کہ

الہامی کتاب کون سی ہو سکتی ہے

آریہ صاحبان کے اصرار سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منظور فرمایا ہے۔ کہ آپ بھی ایک مضمون اس پر تحریر فرماوین۔ چنانچہ حضرت نے مضمون لکھنا شروع کیا ہے اور ۳ یا ۴ دسمبر (منگل یا بدھ) کی شام کو انشاء اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کا مضمون پڑھا جائے گا۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہین ہوا۔ کہ مضمون خوان کون صاحب ہون گے احباب کو چاہیئے۔ کہ دور و نزدیک جہان کہین سے آنا ممکن ہو سکے۔ اس جلسہ شاندار پر پہنچین۔ کیونکہ اس مین اسلامی عظمت کا ایک چمکتا نشان انشاء اللہ ظاہر ہوگا۔ سنا گیا ہے کہ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین داخلہ کے واسطے ہر فی کس ٹکٹ مقرر کیا ہے ممکن ہے کہ ان کی مالی ضروریات کے واسطے ایسا کرنا مناسب ہو لیکن ہماری رائے مین ہر زیادہ ہین۔ ٹکٹ کی رقم ایک ایسے فائدہ عام کے جلسے کے لئے بہت تھوڑی ہونی چاہیئے۔ اور نیز ہماری رائے مین شہر لاہور کے عمائد کو بذریعہ چھپے ہوئے رقعون کے مدعو کرنا چاہیئے۔ حضرت کے مضمون کے واسطے ابھی تک وقت مقررہ نہین ہوا۔ لیکن ہمارے لاہور کے دوستون نے سکرٹری صاحب آریہ سماج کو لکھا ہے کہ حضرت کے مضمون کے واسطے بدھ کی شام رکھی جائے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہین اور جلسہ مذاہب کے واسطے مضمون لکھنے مین مصروف ہین۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب حسب معمول مسجد اقصےٰ مین روزانہ درس قرآن دیتے ہین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہین۔ گذشتہ جمعہ مین آپنے مسجد مبارک مین خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ اور قرآن شریف سے حضرت مسیح کی دوبارہ آمد بروزی رنگ مین ثابت کی۔ ان ایام مین ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور اور سید محمد علی صاحب بمعہ دیگر برادران جماعت کاٹھ گڑھ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

موسم بدستور خشک ہے اور گندم آٹھ ۹۸ نو سیر فی روپیہ فروخت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

دہلی اور سلسلہ احمدیہ

(رقم زدہ احمد حسین صاحب احمدی - فرید آبادی - رفیق ایجنسی دہلی)

مجھے اپنا کاروبار امرتسر سے دہلی مین منتقل کئے قریباً دو مہینے ہونے آئے - میرا خیال تھا - کہ یہاں ہم لوگون کے خلاف سخت تعصب اور تنفر ہو گا - لیکن اس عرصہ کے برتاوٗ سے تو اس نتیجہ پر پہونچا ہون - کہ یہان کے لوگون مین عام طور پر ان باتون کا کچھ ایسا احساس ہی نہین - گویا ان کے نزدیک مذہب اور خصوصاً مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کا مہتم بالشان معاملہ ایک بے حقیقت اور ناقابل التفات بات ہے مصر وشام امریکہ ویورپ تک کے لوگ چوکنے ہو جاوین مگر یہ ٹس سے مس نہین ہوتے - غیر ممالک واقوام کے نبی نوع اس بارہ مین تحقیق حق کی ضرورت محسوس کرین لیکن انہین کچھ پروا نہین - خدا کی قہری تجلیان لاکھون انسانون کو یہ سنوا دین کہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ٥

کا ارشاد غلط نہین ہو سکتا - لیکن ان کے کان پر جوٗن نہین چلتی فی الحقیقت یہ کیسی بڑی غفلت بلکہ خدا تعالےٰ کے اٹل قانون سے صریح بغاوت ہے - کہ ایک طرف تو عذاب الٰہی طرح طرح سے تنبیہ کر رہا ہے اور دوسری طرف داعی الی اللہ مامور من اللہ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ مین وہی ہون جس کی خدا تعالیٰ نہ صرف تیرہ سو برس سے بلکہ ہزارون برس پہلے سے پے در پے خبر دے چکا ہے - مگر آہ! یہ غفلت شعار اور خود بین لوگ کسی عنوان بیدار نہین ہوتے - غفلت شعار مین نے انہین اس لئے کہا ہے - کہ ان مین ایک گروہ تو ایسا ہے کہ سرے سے ان امور پر متوجہ ہونے کو ہی فضول سمجھتا ہے اور خود بین اس خیال سے کہ ان مین دوسرا گروہ دینی معاملات مین اپنے علم اور اپنی عقل وفہم کو نعوذ باللہ خدا اور رسول کے علم وعقل اور فہم سے بھی بالاتر سمجھتا ہے - وہ اس طرح یا تو ان کے زعم باطل مین یہ خوفناک طاعون زلازل قحط وغیرہ وغیرہ آفات ارضی وسماوی عذاب الٰہی ہی نہین حالانکہ خدا تعالےٰ کی کتاب مجید مین ٹڈیون - جوٗون وغیرہ کی کثرت وشدت تک کو عذاب قرار دیا گیا ہے اور فی الحقیقت یہ چیزین اپنی اپنی جگہ پر جیسی کچھ انسانی زندگی کو تلخ و دوبھر کر دینے والی ہین - اس کے نظر کرتے ان کے عذاب ماننے مین شک بھی کیا ہو سکتا ہے؟ یا ان لوگون کے نزدیک یہ آفات عذاب الٰہی تو ہین - مگر بعثت رسول کی نشانی نہین - گویا نعوذ باللہ قرآن کریم کی آیت محولہ ایک لغو ولایعنی بات ہے -

مین دیکھتا ہون کہ یہان کے علماء تو خیر اپنی مزعومہ علمیت اور فضیلت کے گھمنڈ مین ایسے مست ہین - کہ گویا ان کے پندار مین نہ قادیانی تحریک کو صداقت سے کچھ تعلق ہے نہ انہین اس پر غور وخوض کرنے سے کچھ فائدہ - کاروباری لوگ اور دیگر شرفا اپنے دنیا دی دہندون مین ایسے غرق ہین کہ سر کھجانے کی ہوش نہین - نئی روشنی کے تعلیم یافتہ حضرات کا تو ذکر ہی کیا - جبکہ ان کے مشرب مین دین ومذہب کوئی قابل وقعت چیز ہی نہین - ہان ایک نیشنلٹی یا قومیت کا معمولی احساس ہے - سو ان کی اس قومیت مین کسی طرح کوئی رخنہ پڑ ہی نہین سکتا - خواہ معتقدات - معاملات - خیالات اور اطوار واخلاق کا کچھ ہی حشر ہو - اب رہے عوام الناس ان کی حالت جہان تک مین نے دیکھی اور سمجھی - درحقیقت نہایت ہی افسوس ناک - پُر خطر اور عبرت انگیز ہے دیگر اقوام کے افراد سے مجھے اس وقت چندان بحث نہین مین مسلمانون - ہان بدنصیب مسلمانون کے ڈھنگ دیکھتا اور دل ہی دل مین کڑھتا ہون - کبوتر بازی - کنکوے بازی تاش بازی اور خدا جانے کن کن بازیون کا عام رواج تو ایک معمولی بات ہے - لیکن جس بات کو مین دیکھ کر بہت ہی جلتا اور متاسف ہوتا ہون وہ یہ ہے سب بیہودہ بالتوٗنی پن لفنگے پنے کی ناشائستہ حرکات - اور گندے فحش کلمات کی بات بات مین آمیزش ان لوگون کے ہان گویا لازمۂ تہذیب ہے اور لطف یہ کہ ان مین سے بعض حضرات دینداری کے وقت پورے پکے دیندار بھی ہوتے ہین - کیا معنے؟ روزہ نماز کی پابندی کو بھی ضروری جانتے ہین - مگر آہ! یہ نادان اتنا نہین سمجھتے - کہ وہ نماز ہی کیا جو انسان کو بیہودگیون اور فواحش اور لغویات سے نفرت دلا کر تقویٰ وپرہیزگاری کا خوگر یا کم از کم اس کا ہر وقت متلاشی نہ بنا دے - جیسا کہ کتاب اللہ نے صاف وصریح طور پر الصلوٰۃ کی خاصیت بیان فرما دی ہے اور وہ خاصیت ایک ایسی اہم معیار ہے کہ یا تو اُسے مان کر ایسی تمام نمازون کو نری بے سود ٹکرین تسلیم کرنا پڑتا ہے - یا پھر دوسری صورت یہ ہے - کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ الآیۃ پڑھ سکتے ایمان ہی نہ رکھین - کہ یہ منجانب اللہ اور بجا ہے - ونعوذ باللہ من ذالک -

غرض اہل دہلی کی حالت کچھ ایسی افسوس ناک اور مایوسی بخش ہے - کہ خدا ہی ان کی آنکھین اور ان کے کان کھولے اور ان کی اصلاح کر دے محض اپنے فضل خاص سے - تو اس کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل بات نہین - وگرنہ ذاتی سعی وحق جوئی کے راہ سے تو ان کا دین متین کے سیدھے رستہ پر آنا بظاہر ایک امر محال معلوم ہوتا ہے - چنانچہ مین دیکھتا ہون کہ اس معقول مدت مین جس مین چار پانچ لاکھ انسان خدا کے برگزیدہ مامور پر ایمان لا چکا ہے - یہان گنتی کے چندہی شخص ایسے سعید الفطرت نکلے ہین - جنہون نے اس کی دعوت کو قبول کیا ورنہ یہ جو پندرہ بیس آدمیون کی جماعت اس وقت یہان موجود ہے - اس مین کوئی کسی جگہ کا رہنے والا ہے - اور کوئی کہین کا - اس حالت کا احساس میرے دل مین بعض اوقات ایک عجیب قسم کا درد پیدا کرتا ہے - کہ اللہ اکبر! ایسی سرزمین جہان درجنون کوڑیون بلکہ سینکڑون علماء دین اور اولیاء اللہ کسی وقت ہو چکے ہین - وہ آج ایسی سنگلاخ ہو گئی - کہ پنجابی - دکنی - افغانستانی اور خدا جانے کن کن خطون کے لوگ چودہوین صدی کے عظیم الشان مامور ومرسل کی صداقت کو بڑی تیز رفتاری سے مانتے چلے جاتے ہین - مگر اس کے رہنے والون کے دل ایسے سخت ہین کہ کسی طرح نہین پسیجتے - مین حیران ہون کہ خدا جانے دہلی کی قسمت مین اس کا کیا حشر ہونا لکھا ہے کہ یہان کے لوگ اس درجہ سنگدل ہو گئے رہین -

(باقی دارد)

رسید زر

۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - ۱۳۵؍ - گلاب الدین صاحب ۳؍
۲۶ " " ۱۵۴؍ - حافظ احمد الدین صاحب ۱۵؍
۲۶ " " ۵۴۳؍ - منشی عبد اللہ صاحب ۳؍
۲۸ " " ۲۸۹؍ - ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۱؍
۲۸ " " ۱۸۲۷؍ - رحمت اللہ صاحب ۱؍
۲۸ " " ۔ عنایت اللہ مدرس مان تبلیغ فنڈ ۲؍
۲۸ " " ۱۵۵۶؍ - سید ولایت حسین صاحب ۲؍
۲۸ " " ۱۴۰؍ - محمد شفیع صاحب ۲؍

در نعت حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ السلام

(از خاکسار عبد الرشید میرٹھی)

اے قلم در راہ نعت مہدئ دوران خرام
سجدہ در دار ادب جبر و نگاہ عز و شان
فوج جن و آدم دخیل ملائک جوق جوق
فوج صبوحی یک جانب یکے در بستہ صف
پنج نوبت رنگ آں وارد بہار جشن او
صبح مے باشد کہ صحرا پُر ز رونق مے شود
جان نثاران جاں فدا کردہ چو پروانہ بشمع
بارش نور تجلی موج زن اندر رکاب
بہاز این ہرگز نباشد باغ جنت را بہار
باگل و بلبل تعلق قصہ بے جان بود
قمری جاں ہزاراں صاف سیما سرو قد
جوش قلب زائراں تفتہ روحاں بیقرار
شام مے باشد کہ ماہ حق چو جلوہ میکند
یا الٰہی بزم این انجم بود بر آب و تاب
نکتہ ہائے معرفت اللہ اکبر بے بہا
گوش ہرگز نشنود این خوش فسانہ از کمات
کافراں دل کو بجود حصہ نگیرد زین طبق
این زمان این وقت کے آید میسر دوستان
از ہمہ دل ہے فریاد و زاری مے کنند
اے کہ ما را باغ دل پر بود از خوشبوئی تو
بود ما را دم بدم یکسر گذر در بزم تو
دست ما را گیر اے دست خدا در دست تو
گل جہان از کوثر تعلیم تو سیراب شد
انہلے یا بود در راہ تو گشتن فدا
دل ہمے لرزد ز ضعف درد ہجران بے کسی
دیدہ را بے دید روئے تو نیاید خواب خوش
دولت دیدار تو ما را توانگر کردہ است
سعئ ما ابر کرم روئے توجہ اداۓ
صورت نعمائے دین از فیض تو دیدم درست
از پئے افضال تو اے باغ ساقیا
تا جمال روئے تو محو تماشا کردہ است

توسنی بس تیز با ہوش و ادب بردار گام
کردہ باید اول و بعدش تحیات و سلام
چشم بکشا و بہ بین بر باب عالی از دہام
بیکراں استادہ دیگر سمت خلقے خاص و عام
کے بشاہاں شد میسر بعلیم اللہ این مقام
شام مے باشد کہ مے رخشد ز نور عرش بام
ماجرائے شاں این نظارہ ماند ناتمام
فیض جبریل امیں در ہر قدم کردہ قیام
نے چنین زندہ فضاؤ نے چنین نعمائے تام
پیش حسن سیر ہنگام خرام این امام
مے کنند طواف آں نور خدا کیف الانام
مے کنند اظہار صد عرض دعا فرض پیام
کاش بیند مدعی الوقت عز و احترام
دور عالم تا بود باشاد باخود شاد کام
آفریں براین ضیافت این عطا این فیض عام
آنکہ از دہن مبارک میدہد لذت کلام
نامراداں دل کہ ناید وقت دور پاک جام
خوش نصیب آنہا کہ مے نوشند زین ساغر مدام
کے شود ما را میسر جرعہ زین کاس الکرام
وائے بدبختی کہ شد برباد ان زینت تمام
آں توسل شد کجا ان خوان نعمت شد زدام
شد بذات پاک تو اسدم عطا این انعام
تا نماند وقت محشر ہیچ مخلص تشنہ کام
واں بدست دیگرے باشد مدار انتظام
بسر حق بر خیز وقت المدد خیر الانام
خوش صبا مے آنکہ دید تم جمال لعل فام
تار برق شوق مے آرد نویں ہر دم پیام
کشت ما را نیست جز مہر تو دیگر امن عام
لذت وصل تمنا ماند حیفا بینم خام
ریختن خواہم کہ مے آید بسر ماہ صیام
شد تعلق با خدا از صورت دیگر حرام

زندہ ماں اردو ماں بگیر از قرآن و دیدار قرآن - مردہ ماں یاس کر جان بازم برائے وطن

شوکت و شان جلال و جاہ تو افزود باد
بہرہ ہا یابند از نعمائے این و آں جہان
کل جہاں حلقہ بگوش خسرویت در شود
لشکر کفر و ضلالت گست کوسا نمود
پاک کردی ارض دین از رجس شرک بہ نہان
کار سیدی آویختہ بد اندر مدنیاں کردہ
از زلازل و ز دگر آفات وقت عہد تو
دور شد ہر آفت ارض و سماوی زین طبق
سجدہ گاہ فرق عالم قبلہ رویت بود
از روئے ما خداوند زمین و آسمان
اے رشید از درد دل آہے مزن منصور وار
اے خدا قوت بدہ سر ثنائے شاہ دین
کمترین بندہ گاہم اے شفیع دوسرا
میفرستم ہر زمان بر تو درود بے شمار
کاش بہر سیر گلزار تو لے آدم صفت
نامہ شوق مرا افسوس قاصد سے بس
اے صبا برخیز مرغ نامہ بے پر شد است
یا کلیم اللہ بر آل تو و اصحاب تو

توسن اقبال زیر راں باشد نیک رام
نصرت غیبی مثال چاکراں باشد غلام
سکہ دین تو رائج باد اندر روم و شام
تو مسیح احمدی اے مرسل عالی مقام
کیست کو بعد محمدؐ کرد این حجت تمام
کشور عالم نمودی فتح بے تیغ و حسام
دادہ شد در دین ہر منکر چہ از ایش لگام
ماند خیر و عافیت در کشور خیل و خیام
در حیات و بعد رحلت عز و شاں بامی تو آم
این بود ما را بر رہش دار قائم تا دوام
تا زسر گردن جدا غوغائے دارا سام
تا نویسم روز و شب سر زبہ دفتر مدام
گرچہ مینم دور لاکن جاں نثارم لا کلام
این بود ورد زبانم روز و دائم صبح و شام
مستعد گردم پے طواف آں بیت الحرام
تا شود وقت ضرورت وائما حاصل مرام
تا نماند حاجت ارسال بعد اختتام
مے کند عاجز رشید بے نوا دحق سلام

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں - کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر سب سے اوّل میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس عم بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہ اب کے بھی اُمید ہے کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی اُنکے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

مسئلہ تقدیر

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ۞ الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیرا۔ سورہ الفرقان آیت اوّل

وہ برکت والی ذات ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ لوگون کے لئے ڈرانے والا ٹھہرے یعنی ایسی کتاب عطا کی جو بطور خود ایک معجزہ ہے اور کافر اور مومن کے درمیان فرق کر دیتی ہے۔ اس کتاب کی اتباع سے انسان برکات سماوی کا وارث ہو جاتا ہے اور وہ جو اس سے عناد رکھتا ہے۔ عذاب آلہی مین گرفتار ہوتا ہے وہ ذات جس طرح چاہتی ہے انسان کے ایمان اور عمل کے مطابق نتیجہ مترتب کر دیتی ہے اور یہ اس کے واسطے کچھ دشوار نہیں۔ کیونکہ وہ وہی تو ہے جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر مساوی حاوی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ آسمان پر تو حکومت کر رہا ہے۔ اور زمین اس کے قبضہ سے باہر ہے۔ نہ یہ خیال گزرے کہ زمین پر ایمان باللہ اور اعمال صالح کے بکار جاتے ہیں۔ اور شرارت اور بدی کے لئے کوئی سزا نہیں۔ اور نا ہمیں اس دعا کی ضرورت پڑی کہ اے خدا! تیری جیسی بادشاہت آسمان پر ہے۔ زمین پر بھی ہو۔ اور اس نے کسی کو اپنا لڑکا نہیں بنایا اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی ساجی ہے۔ تا یہ سمجھا جاتے کہ وہ لڑکا یا شریک ہیں پر حکمران ہیں مگر کمزور ہیں اور پوری طرح عادلانہ حکومت نہیں کر سکتے یہ سب باطل خیال ہیں۔ بلکہ خلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیرا۔ وہی سب اشیاء کا خالق ہے اور اسی نے سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے۔ سب چیزوں کا ایک خاص اندازہ کے ساتھ اپنے اپنے کام مین مصروف رہنا اس امر واقعی کی دلیل ہے۔ کہ وہ مخلوق ہین اور جب ان کا ایک خالق ہے۔ تو بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ ایک علم جمیع اشیائے عالم پر محیط ہے اور ذرہ بھر اس کے تصرف سے باہر نہین۔ غور کن طبیعت کے لئے یہی ایک آیت قرآن مجید کی کافی ہے اور بخوبی سمجھ مین آسکتا ہے۔ کہ تقدیر کیا چیز ہے مگر مسئلہ تقدیر کی تفہیم مین بعض لوگون نے بڑی غلطی کھائی ہے اور چونکہ ایمان کا اعمال کے ساتھ شدید تعلق ہے اور مسئلہ زیر بحث کا خصوصیت کے ساتھ افعال انسانی پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے مین حسب الاستطاعت قدرے تشریح کے ساتھ بیان کر دیتا ہون۔

بعض لوگ کہہ دیتے ہین کہ نیکی اور بدی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتے ہین مگر جب ان کے چال چلن کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ اپنے اعمال سے اس مسئلہ کی تصدیق نہین کرتے۔ یہ حال عموماً ان لوگون کا ہوتا ہے جو دین کی طرف سے غافل اور لاپروا ہوتے ہین۔ جب انکو دین کی طرف متوجہ ہونے کی غیرت دلائی جاتی ہے تو یہ کہہ کر الگ ہو جاتے ہین۔ کہ ہماری قسمت مین ہی نیکی نہین لکھی۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔ ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہی مین رکھتا ہے۔ پس ہم کیا کر سکتے ہین۔ جب اس کو منظور ہوگا۔ ہم خود ہی دین کے رستہ پر قائم ہو جائینگے مگر دنیاوی کاروبار مین اس قسم کے توکل علی اللہ کا ثبوت نہین دیتے جہاں ذرہ فائدہ نظر آتا ہے۔ جان توڑ کوشش کرتے ہین اور حتے الوسع چارون طرف سے اسباب مہیا کرتے ہین تا کامیابی ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ غلطی پر ہین اور اپنے نفس کو دہوکا دے رہے ہین۔ دنیا مین ایک بادشاہت قائم ہوتی ہے اور اس مین لوگون کے درمیان امن قائم رکھنے اور بدی اور شرارت کو روکنے کے لئے قانون مقرر کئے جاتے ہین حالانکہ اگر یہ مسئلہ صحیح ہے کہ جو کچھ انسان دنیا مین کرتا ہے وہ رضائے آلہی کے مطابق کرتا ہے اور وہ ایک اٹل ہوتی ہے۔ تو پھر ان قوانین پولیس فوج کی ضرورت نہین اور اگر کوئی شخص قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو کسی کو حق نہین پہنچتا۔ کہ اس کو سزا دے بلکہ خود ذات خداوندی پر بھی الزام عائد ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی کو بشارت یا انذار کی خبر سنائے۔ کیونکہ اگر ہر شخص کا اعتقاد اور عمل مجبوری اور قسمت مقررہ کے ماتحت ہے۔ تو پھر اسی کو جزا یا سزا کا مستحق ٹھیرانا ایک لغو حرکت ہے۔ نیچر مین اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ انسان ایک با اختیار ہستی ہے اور یہ فعل جو اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اس کا کلام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید مین وارد ہے۔ وان لیس للانسان الا ما سعیٰ ۔ وان سعیہ سوف یریٰ ۞ یعنے انسان کو اس کی کوشش اور محنت کا ہی پھل ملتا ہے۔ اور وہ جلدی اس کا نتیجہ دیکھے گا۔ اس دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی۔ ان اللہ لا یامر بالفحشاء۔ اللہ تعالےٰ فحشات کا حکم نہین دیتا۔ پس جو کوئی فسق و فجور مین پڑتا ہے وہ اس کی رضا کے خلاف عمل کرتا ہے۔ من عمل صالحاً فلنفسہٖ۔ جس کسی نے نیک عمل کیا پس اپنی جان کے واسطے۔ اس قسم کی اور بہت سی آیات ہین۔ جن سے صاف عیان ہے۔ کہ انسان با اختیار ہستی ہے۔ اور اسی لئے وہ اپنے نیک و بد اعمال کا جواب دہ ہے۔ علاوہ ازین جب خود انسان کی فطرت شہادت دیتی ہے۔ کہ وہ ایک اختیار والی ہستی ہے تو پھر اس سے ہرگز انکار نہین ہو سکتا۔ کہ وہ شخص جس کی عقل اور ہوش و حواس قائم ہین وہ اپنے ایمان اور اعمال کا ذمہ دار ہے۔ ہر شخص اپنی اولاد کو تربیت دیتا ہے۔ بلکہ آپ خوب جانتے ہین۔ کہ ایک محض بچے کو جس نے ابھی پوری طور پر عقل اور ہوش نہین سنبھالے اور نیکی اور بدی مین تمیز کرنے والے مادہ نے اس مین کافی نشو و نما نہین پائے ہوئے وہ مٹی کھاتا ہے یا کوئی اور حرکت نازیبا کرتا ہے۔ تو اس کو روکا جاتا ہے اور اگر وہ باز نہین آتا۔ تو اس کو ڈانٹ سے مار سے سمجھایا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کی فطرت یہ ملتی ہے۔ کہ انسان خواہ کسی حالت مین ہو۔ وہ ایک کام کے کرنے یا اس سے باز رہنے پر قادر ہے۔ ورنہ ہم پوچھتے ہین کہ اور کون خیال محرک ہوتا ہے۔ کہ ایک جوان عقلمند اور ہوشمند انسان تو درکنار۔ محض بچے کو اس طرح تربیت کی جاتی ہے۔ اور وہ بچہ بھلے اور برے کی تعریف سے بیگانہ والدین کے خوف سے ایک فعل سے بچتا ہے اور ان کی ترغیب ایک فعل کے کرنے پر اسے جرأت دیتی ہے۔ کیا یہ حالت انسان کی خواہ وہ کسی قسم کی تقدیر کا قائل ہو اور ایک بچے کی یہ ہما

طور پر نہیں بتاتی۔ کہ انسان فعل مختار ہے اور یہ خیال ہے بھی اس کا فطرتی۔ اگر انسان فعل مختار نہیں تو اس کو یہ حق حاصل ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے کہ کسی کو تنبیہ دے اور نہ ہی ایک بچہ یا حیوان کسی حرکت سے باز رہ سکتا ہے۔ خواہ اس کو فنا ہی کیوں نہ کر دیا جاوے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پہلی ہی سورۃ میں فرمایا ہے کہ گو میں رب العالمین ہوں اور رحمان ہوں یعنے میں ہی سب کا خالق ہوں اور ہر مخلوق کی زندگی کا سہارا ہوں اور اس ہستی کے دنیا میں ظاہر ہونے سے پیشتر کل سامان نشو و نما کا مہیا کرنے والا ہوں۔ مگر انسانی خلقت یعنے ایسی ہی رکھی ہے۔ کہ میں اس کے واسطے رحیم ہوں اور مالک یوم الدین ہوں یعنے نیک و بد کی جزا اور سزا دینے والا ہوں جس سے صاف یہ مطلب ہے کہ میں نے اس کو با اختیار ہستی پیدا کیا ہے اس لئے وہ اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔ کیونکہ اگر انسان مجبور ہو تو اس کے لئے کوئی جزا سزا تجویز نہیں ہو سکتی۔ مجبوری کی حالت میں انسانی گورنمنٹ بھی سزا نہیں دیتی۔ تو پھر اللہ تعالیٰ پر بے انصافی کا دھبہ کیونکر لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں انسان کو ایسا بنایا ہے ایک الگ بحث ہے۔ فی الحال ہمنے یہ دیکھنا ہے کہ انسان فعل مختار ہے یا نہیں۔ سو عقل اور نقل کے رو سے جہاں تک غور کی جا سکتی ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ فعل مختار ہے۔ آگے چلکر اسی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ایک دعا سکھائی ہے اور پھر شروع قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ یہ تمہارے واسطے ہدایت نامہ ہے اب سوچنا چاہئیے کہ اگر انسان کے واسطے اس کا ایمان اور اس کے اعمال ازل سے مقرر ہیں تو پھر دعا سے کیا فایدہ اور ایک کتاب ہمارے لئے کیوں کر ہدائیت کا باعث ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ فرمایا ہے یہ دعا کرو اور وہ دعا کرو اور پھر بتایا ہے ایمان کیا چیز ہے پھر نیکی اور بدی کی تمیز کی ہے۔ اور حکم دیا ہے فلاں قسم کے افعال سے بچو اور فلاں اعمال حسنہ بجا لاؤ اور پھر یہی نہیں کہ کہہ کر چھوڑ دیا ہو بلکہ انعام کے وعدے پر ایمان اور نیک اعمال کی ترغیب دی ہے اور عذاب کے خوف اور گذشتہ اقوام کی عبرت انگیز نظاروں سے بداعمالیوں سے ڈرایا ہے۔ غرض کہاں تک بیان کیا جائے۔ عقل اور نقل متفق ہو کر بڑی شدومد سے اس خیال کی تردید کرتے ہیں کہ انسان اپنے اعتقادات اور اعمال میں مجبور ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ انسان ایک فعل مختار ہستی ہے مگر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ کہہ کر کہ "خلق الانسان ضعیفاً" بتا دیا ہے کہ اس کا اختیار ناقص ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ اس کو کامل اختیار حاصل نہیں بسا اوقات ہماری تدبیر ناکارہ ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ہم سخت کوشش کرتے ہیں اور ہر طرح کے سامان بہم پہنچاتے ہیں مگر اچانک ایک ایسا سبب درمیان میں حائل ہو جاتا ہے کہ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ وہ دولتمند ہو۔ قوی ہیکل اور شاہ زور ہو۔ مگر باوجود کوشش کے وہ اُمید کے درجہ تک ترقی نہیں کر سکتا ہے ہر پیشہ ور کامد عا ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل کرے مگر اس کی سعی مقام منظور تک بار ور نہیں ہوتی۔ ملازم آدمی خواہش کرتا ہے کہ ترقی پر ترقی ہوتی جائے اور کہیں قیام نہ کرے مگر یہ ناممکن ہے علم دوست شخص چاہتا ہے اور جد و جہد کرتا ہے۔ کتابیں پڑھتا ہے اور ہزار طرح کے حیل تراشتا ہے کہ تقریر میں اور تحریر میں دنیا سے سبقت لیجائے مگر ہر شخص جو سعی کرتا ہے ناممکن ہے کہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہو غرض یہ قطعی فیصلہ ہے اور ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ کہ ہر تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور ہم ہر فعل کے ارتکاب پر خواہش کے مطابق قادر نہیں۔ ہمارے اندرونی اور بیرونی قوے ایک حد پر جا کر ٹھیر جاتے ہیں جس سے آگے ہم تجاوز نہیں کر سکتے۔ دنیا میں ہزاروں ہزار مثالیں ہیں۔ بلکہ ہر شخص اپنی ذات کو مدنظر رکھ کر بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس کی طاقتیں محدود ہیں اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ظاہرا سب سامان کامیابی کے ہوتے ہیں اور دل کو اطمینان ہوتا ہے۔ کہ نتیجہ خاطر خواہ پیدا ہوگا مگر ناگہاں ایسی رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں کہ ہوتے ہوتے کام رُک جاتا ہے اور مایوسی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے جو حال افراد کا ہے۔ وہی قوموں اور ملکوں کا مجموعی طور پر ہے۔ بظاہر سامان کامیابی کے ایک جانب کو جھکے ہوتے ہیں۔ مگر قدرت کے ایسی ہوا چلتی ہے۔ کہ نتیجہ بالعکس پیدا ہوتا ہے۔ ماموروں ہی کا معاملہ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوتا ہے ایک فرد واحد اُٹھتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عوام الناس کی ہدائیت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ لوگ اُسکی تکذیب کرتے اور اس کو نامراد رکھنے کے لئے جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور صدہا تدابیر عمل میں لاتے ہیں۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بچنے اور کامیاب ہونے کی کوئی راہ نہیں۔ مگر قدرت سے اس کے بچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور باوجود سخت رکاوٹوں کے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ مشکلات اور مصیبتوں کی پروا نہیں کرتا اور بڑے استقلال سے مردانہ واران کا مقابلہ کرتا ہے اُن پر انجام کار غالب آتا ہے اور باوجود تنہا ہونے کے ایک جماعت پیدا کر لیتا ہے اور اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبردست طاقت درپردہ کام کر رہی ہے جو نیچر کو اپنے ارادے سے جس طرح چاہتی چلاتی ہے اور عجیب در عجیب حکمتوں سے اپنا منشا پورا کرتی ہے۔ تاریخ عالم کی ایسی مثالیں اور انسان کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بعض اوقات اس عقیدہ کی دل میں بنیاد ڈال دیتا ہے۔ کہ ہمارا خیال اور فعل اور زندگی میں ہماری تمدنی حالت ہماری قسمت ازلی کا نتیجہ ہے اور ہم بالکل مجبور اور لاچار ہیں مگر میںنے ابتدائی حصہ مضمون میں ثابت کیا ہے کہ ہم فعل مختار ہیں اور جو قانون افراد کے ساتھ ہے وہی مجموعی طور پر قوموں پر عائد ہے کیونکہ قوم افراد سے ہی بنتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے بھی یہی شہادت دی ہے اور فرمایا ہے۔ لا یغیر بالقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم۔ قوم میں اُسی حالت میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ جب اس کے افراد اپنی جگہ پر قائم نہیں رہتے۔ آپ خیال کریں گے۔ کہ شاید یہ تو ایک تناقص پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ایک طرف تو ہم فعل مختار ہیں اور ساتھ ہی مجبور بھی ہیں حالانکہ چاہئیے یہ تھا۔ کہ یا تو فعل مختار ہی ہوتے اور یا مجبور۔ ضدین کیونکر جمع ہو سکتی ہیں۔ مگر ذرا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ ضدین نہیں ہیں۔ واقعی انسان فعل مختار بھی ہے اور مجبور بھی ہے اور اس حالت میں کوئی نقص نہیں۔

تقدیر کے حقیقی معنے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں بیان فرماتے ہیں یعنے "خلق کل شئ فقدرہ تقدیرا"۔ اس نے کل چیزوں کو پیدا کیا ہے اور ان سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ یہ زمین اور دیگر اجرام فلکی اپنی طاقتوں میں محدود ہیں اور ایک خاص انداز سے ایک دوسرے کے گرد دورہ کرتے ہیں یا قائم ہیں۔ مگر یہ نہیں کہ وہ ابدالآباد تک اسی حالت میں قائم رہیں گے بلکہ ہر لحظہ وہ تغیر اور فنا کی حالت میں ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ کیا تغیرات واقعہ ہو رہے ہیں اور آئندہ خاص خاص اوقات میں اُن کی حالت کیا ہوگی۔ سائینس نے بعض تاثیریں ان کی عقل خداداد سے معلوم کی ہیں اور اندازہ لگایا ہے کہ کس زمانہ میں وہ کس رنگ میں ہوں گے مگر نئی معلومات سے ان کے نتائج بدلتے رہتے ہیں اور انہیں اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ عقل انسانی انتہا کو نہیں پا سکتی غرض سب کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے۔ اور وہ اسی اندازے سے اپنے اپنے فرائض کے ادا کرنے میں معروف

ہین آفتاب زمین کو روشنی دیتا ہے جس سے اہل دنیا متمتع ہوتے ہین۔ روئیدگی ہوتی ہے اور نشو و نما پاتی ہے اور چاند رات کو اس سے روشنی حاصل کرکے ان کے پکنے مین مدد دیتا ہے اور اسی طرح کائنات کی سب چیزون کا ایک دوسرے سے تعلق ہے آگ پانی ہوا سب اپنی اپنی تاثیرین اور قوتین رکھتی ہین اور ایک خاص اندازے سے دنیا مین پھل پھول اور پودے اُگتے ہین جن کی تاثیرین اور قوتین جداگانہ خاص افراد کی ہین اور جاندارون کی زندگی کا سہارا ہین۔ غرض دنیا جہان کی جاندار اور بے جان چیزین ایک تقدیر مین محصور ہین اور اسی تقدیر کے اندر وہ اپنے فرائض منصبی کو بجالاتے ہین۔ مگر انسان ناقص البنیان ان کی کنہ اور ماہیت کو نہین سمجھ سکتا۔ اور ان کی انتہا کو نہین پہونچ سکتا۔ غرض کائنات کی کل اشیاء کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے اور اسی طرح انسان بھی جو کائنات کا ایک حصہ ہے ایک تقدیر مین محصور ہے۔ ان کی ظاہری اور باطنی طاقتون کی قسمت ازل سے مُقرر ہے اور وہ اس سے باہر نہین جاسکتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ مین سو میل پر ایک چیز کو دیکھ سکون۔ مگر اس کی بصیرت پانچ میل پر جاکر رک جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی طاقت سمع کی ایک حد ہے۔ اس کی جسمانی طاقت اور قوت بازو کی ایک حد ہے۔ اُس کی دماغی قوتے کی ایک حد ہے اُس کے سب اندرونی اور بیرونی قوتے کی ایک حد ہے اس کی تمدنی حالت کی ایک حد ہے۔ اس کی عقل و دانش ذہن اور حافظہ سب محدود ہین۔ اور جس طرح انسان شکل و صورت مین ایک دوسرے سے مُمیز ہین اور مختلف ہین اسی طرح ان کی جمیع قوئے ظاہری اور باطنی اور ان کی حالت تمدن کی حد اور قسمت مختلف ہے اور وہ اس سے ذرہ بھر تجاوز نہین کرسکتے۔ ملائک کے فرائض مقرر ہین۔ اس لئے کل کائنات کی چیزین خاص تقدیر سے وابستہ ہین۔ مگر انسان کی حالت اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی ہے۔ کہ وہ حد قسمت اور تقدیر کے اندر فعل مختار ہے اور اس کے اندر اس کو اختیار ہے کہ اپنے قوئے سے فایدہ اٹھائے یا عذاب مین پڑے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو ترقی کرنے والی ہستی پیدا کیا ہے۔ اور اس کو اس کی قسمت اور تقدیر کی حد پر مطلع نہین کیا۔ اس لئے اس کا فرض ہے۔ کہ ہمیشہ ترقی کی طرف ساعی رہے مگر اس کی ترقی ایک حد پر پہونچ کر رک جاتی ہے۔ تو وہ اس کا جواب دہ نہین کیونکہ وہ اس کی قسمت اور تقدیر مین نہین۔ انسان اپنے جمیع قوئے سے نیکی کا پہلو اختیار کرسکتا ہے اور ہر تمدنی حالت سے محسن ہوسکتا ہے۔ اگر وہ حسب استطاعت اعمال حسنہ بجا نہین لاتا۔ تو گویا وہ فرض کمال سے قاصر ہے۔ ہان انسان جب اپنے مجاہدہ کو کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کا فضل دستگیری کرتا ہے۔ اور وہ نجات یافتون مین شامل ہوجاتا ہے۔

عقل مند اور ہوشمند انسان ہر حالت مین نیکی اور بدی اختیار خداداد سے کرتا ہے اور اس کا جواب دہ ہے کوئی حالت ایسی نہین جس مین وہ نیکی یا بدی مقدر یا قسمت کی مجبوری سے کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین فرمایا ہے۔ کہ ونفس وما سوٰھا۔ فالھمھا فجورھا وتقوٰھا۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ یعنے انسانی نفس مین نیکی اور بدی کی قوت ودیعت تو کردی گئی ہے۔ مگر یہ فعل اختیاری رکھا ہے کہ وہ بدی کرے یا نیکی۔ جو کرے گا اُس کے مطابق فایدہ یا نقصان اٹھائے گا۔ پس جیسے اعمال حسنہ کی ہر شخص اپنی قسمت اور تقدیر کے ماتحت توفیق کلی رکھتا ہے۔ اسی طرح ایمانیات سے فایدہ اُٹھا سکتا ہے۔ ایک عالم شخص باریک باتون کو سمجھ سکتا ہے مگر جاہل کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ غائب کے طور پر ایمان لائے اور تعلیم حق پر قائم ہوجائے

اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو خود اُسے تفہیم دیدے گا۔ عقائد حقہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نیچر مین اور اپنی مقدس کلام مین دلائل بہم پہنچا دئے ہین اور ایک عالم شخص عقل سلیم رکھنے والا ان کو سمجھ سکتا ہے۔ مگر جس کو ازل سے اس قدر علم اور عقل کا مادہ نہین ملا وہ غائبانہ ایمان لاسکتا ہے اور نتیجہ مین دونون برابر ہین۔ ایسا ہی کوئی حالت ایسی نہین جس مین انسان اعمال حسنہ بجا نہ لاسکے۔ مثلاً نماز۔ اگر کھڑا ہوکر نہین پڑھ سکتا تو بیٹھ کے پڑھے یا جسمانی حالت کے مطابق لیٹ کے پڑھے زبان سے ادا کرے یا اشارے سے فی سبیل اللہ اگر روپیہ نہین دے سکتا تو آٹھ آنہ دے چار آنہ دے ایک ادھیلہ دے لایکلف اللہ نفساً الّا وسعھا۔ اللہ تعالےٰ وسعت یعنے تقدیر اور قسمت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہین دیتا۔ اور کوئی قسمت یا تقدیر ایسی نہین کہ انسان مجبوراً بدی مین مشغول ہو اور اتقا اور اعمال حسنیٰ سے پہلو تہی کرے۔

بعض لوگون کو قرآن شریف کی ایسی آیات سے دہوکہ لگ جاتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے فانّ اللہ یضلّ من یشاء ویھدی من یشاء۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ضلالت مین رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے۔ ہدایت بخشتا ہے۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا اور اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا۔ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ جس کو اللہ تعالےٰ گمراہی مین رکھتا ہے۔ اس کو کوئی راہ ہدایت پر لانے والا نہین۔ مگر ہمارا ایمان اس کتاب پاک کی ایک یا چند آیات پر نہین بلکہ ساری کتاب پر یکسان ایمان ہین۔ جہان ایسی آیات لکھی ہین وہان ان کا مطلب بھی سمجھا دیا ہے۔ بلکہ کوئی ایسی آیت ہو۔ اگر آپ اس کے اول اور آخر آیات پر غور کرین گے۔ تو آپ ضرور دیکھ لین گے کہ وہین ان کی حقیقی تشریح بھی پڑی ہوئی ہے۔ علاوہ اس کے اللہ تعالےٰ نے متعدد موقعون پر بیان فرما دیا ہے۔ کہ ضلالت اور ہدایت کس طرح انسان کے شامل حال ہوجاتی ہے۔ اور کس طرح منشاء الٰہی اپنا کام کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے صاف الفاظ مین بتادیا ہے۔ ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا یھدیھم طریقا۔ جو لوگ کفر کرتے ہین اور ظالم ہین اُن کے واسطے غفران نہین اور نہ وہ ہدایت پاسکتے ہین۔ برخلاف اس کے فامّا الذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہٖ فسیدخلھم فی رحمۃٍ منہ وفضلٍ ویھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً۔ یعنے وہ جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لے آتے ہین اور اس کو مضبوط پکڑ لیتے ہین۔ اللہ تعالےٰ اُن پر فضل کرتا ہے اور ان کو اپنی رحمت مین داخل کرلیتا ہے اور راہ مستقیم کی ہدائیت کرتا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطاناً فھو لہ قرین۔ جو شخص ذکر الٰہی سے غفلت کرتا ہے۔ شیطان اس کا رفیق ہوجاتا ہے اور اس کو گمراہ کردیتا ہے ان آیات سے اور ایسا ہی اور بہت سی آیات سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ منشاء الٰہی کس طرح انسان کو گمراہ کرتا یا ہدائیت دیتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ مثلاً ایک شخص شکائیت کرے کہ میرا ہاتھ جل گیا تو ہم اسے جواب دین۔ کہ بھئی تم نے جو آگ مین ہاتھ ڈالدیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جلانا ہی تہا۔ گو ہاتھ کو آگ نے جلایا۔ مگر آگ کو پیدا کرنے والا اور اس مین سوزش کی تاثیر رکھنے والا تو وہی ہے پس مجبوراً اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہاتھ کا جلنا منشاء الٰہی سے تہا۔ یا اس کے برخلاف ہم یہ کہین کہ فلان شخص نے یہ تدبیر عمل حسنہ بجالانے کی کی اور اس پر عمل کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے یہ نیک ثمرہ اس کو عطا کیا غرض منشاء الٰہی دنیا مین انسان کے ساتھ اسی طرح پورا ہو رہا ہے۔ انّ سعیکم لشتّیٰ

فامّا من اعطیٰ واتقیٰ وصدق بالحُسنیٰ فسنیسّرہٗ للیسریٰ - واما من بخل واستغنیٰ وکذّب بالحسنیٰ فسنیسّرہٗ للعسریٰ - تمہاری کوششیں مختلف ہیں - پس ان کے مطابق جس کسی نے اتقا اختیار کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تصدیق کی - اللہ تعالیٰ اس کیواسطے ہدائیت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کسی نے لاپرواہی سے بخل کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تکذیب کی - اللہ تعالیٰ اس کے واسطے گمراہی کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس بحث سے یہ بھی ثابت ہوگیا - کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے جس میں لکھا ہے - کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا - اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا ہے کہ یہ مقرر ہو چکا ہے کہ جن و انسان جہنم کا طعمہ ٹھہریں تو ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ مینے رحمت کو اپنے اوپر فرض کر لیا ہے - اگر نیکی اور بدی مجبوری سے ہوتی - تو نہ دوزخ ہوتا نہ بہشت - اختیار کا لازمی نتیجہ ہے کہ نیکی بھی ہو اور بدی بھی - اور دونوں کیلئے جزا اور سزا کی الگ الگ حالتیں ہیں - تبھی تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ میں دوزخ کو بھی بھر دونگا اور رحمت بھی میرے بندوں کے شامل حال ہے جس کا مفہوم یہ ہے - کہ اس نے انسان کو فعل مختار پیدا کیا ہے - غرض منشائے الٰہی دو طرح پر کام کر رہا ہے - ایک تو اس طرح پر کہ جب "والیٰ ربک المنتہیٰ" - کے مطابق علت العلل وہی ذات پاک ہے - تو لاریب یہی ماننا پڑتا ہے - کہ جو کچھ کرتا ہے وہی کرتا ہے اور دوسرے اس طرح پر کہ وہ ذات پاک کائنات کے لئے بطور روح کے ہے اور جس طرح چاہتا ہے - جزو کل سے کام لیتا ہے - یعنی مشیت ایزدی نے ایک کارخانہ دنیا کا قائم کر دیا ہے اور اس کیواسطے قانون مقرر ہیں مگر یہ نہیں کہ ایک دفعہ کُن کہہ کر الگ تھلگ بیکار ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ شروع سے اس نے قانون باندھ دئے ہیں - یعنے مقدر اور قسمت کی حد بست کر دی ہے - تو اب بھی اس کا ارادہ برابر کام کر رہا ہے قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا - کہ اب وہ کچھ نہیں کرتا اور چپ بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ متعدد آیات سے ثابت ہے - کہ اب بھی اس کا ارادہ اور منشار برابر کام کر رہے ہیں وہ حیّ قیوم ہے - اُسی کے فضل سے ہمارا قیام ہے - کل احکام دنیا و مافیہا کے متعلق اُسی کی جناب سے نافذ ہوتے ہیں اور وہ ہمارا محافظ اور نگہبان ہر آن ہے -

مشیت ایزدی سے انسانی فضیلت کے مدارج ضرور ہیں - کوئی امیر ہے کوئی غریب - کوئی حسین ہے کوئی بدصورت - کوئی ذہین ہے اور کوئی غبی - کوئی عالم ہے اور کوئی محض جاہل - اور پھر امیری غریبی - حسن بدصورتی اور علم و جہالت غرض جمیع قواہی ظاہری و باطنی کے اختلاف کے باعث فرق ہے مگر ہر حالت میں انسانی فہم اور ادراک ایمانیات کے سمجھنے کے لئے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کے لئے کافی ہے اور اس پر عمل کرنے پر قادر ہے اس لئے خواہ کسی حیثیت میں ہو - نجات حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ اس پر بند نہیں - یہ اختلاف محض دنیاوی انتظام کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہوا ہے - اس لئے حقیقت میں امیری حسن دین اور علم میں کوئی فخر نہیں اور نہ غریبی بدصورتی اور جہالت میں کوئی عیب اور شرم - فخر یہ ہے کہ باوجود ابتلاؤں کے انسان ابتغاءً لمرضات اللہ نیکی کا پہلو اختیار کرتا ہے اور عیب اور شرم اس میں ہے - کہ باوجود نیکی پر قدرت رکھنے کے - وہ بدی کی جانب راغب ہوتا ہے - آریہ سمجھتا ہے - کہ بنی نوع انسان میں اختلاف کسی گذشتہ زندگی کا نتیجہ ہے مگر یہ جاہلانہ اور سطحی خیال ہے - جب یہ صحیح ہے کہ بغیر اختلاف انتظام قائم نہیں رہ سکتا اور اختلاف کا ہونا ایک حکمت پر مبنی ہے اور جب یہ بتجربہ ثابت ہے کہ حقیقی راحت امیری اور حسن وغیرہ پر موقوف نہیں اور نہ ہی غریبی اور بدصورتی وغیرہ کے ساتھ لازمی طور پر دُکھ اور درد ہے اور جب یہ واقعی اور بالکل سچی بات ہے - کہ ہر حالت میں انسان اعمال حسنہ بجا لاسکتا ہے اور نجات کا وارث ہو سکتا ہے - تو پھر یہ خیال کرنا - کہ ہر حالت انسانی کسی گزشتہ زندگی کے کرموں کا نتیجہ ہے غلط اور محض غلط ہے یہ خیال جہالت اور بڑی موٹی سمجھ کا خیال ہے - ظاہر کو دیکھ کر ایک مسئلہ قائم کر لیا ہے - اگر نظر غور بین سے تدبر کیا جائے - تو صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ مسئلہ غلط ہے اور عقل سلیم اس کو ہرگز قبول نہیں کر سکتی -

غرض قضا و قدر نے انسانی حالتوں میں فرق ضرور رکھا ہے مگر ہر حالت ایک تقدیر کے اندر با اختیار ہے سلسلہ نبوت پر غور کرو - ظاہرا معلوم ہوتا ہے - کہ وہ ایک خاص غرض کیلئے مامور ہیں اور اس لئے مجبور ہیں - مگر نہیں ان کے ساتھ بھی تدبیر لگی ہوئی ہے وہ حکم خداوندی سے تبلیغ کرتے ہیں اور مدعائے بعثت کو پورا کرنے کے لئے ہزار تدبیریں کرتے ہیں - بعض تدبیروں میں کامیاب ہوتے ہیں اور بعض حد تقدیر سے باہر ہوتی ہیں اس لئے فیل ہو جاتی ہیں - حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن شریف میں کہا ہے یعنے وحی الٰہی سے لوگوں کو مخاطب کیا ہے - کہ اگر میری اختیار میں سب باتیں ہوتیں - تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا - پس گو آپ تدبیر عمل میں لاتے مگر مخالفین کی خواہشات کے مطابق کل معجزات دکھانے پر قادر نہیں تھے - اللہ تعالیٰ جو غیب کی خبریں بتاتا - لوگوں میں مشتہر کر دیتے اور جو معجزات آپ کو دئے جاتے وہ ظاہر کر دیتے - غرض مامورین من اللہ گو مشیت ایزدی سے باعث ہدائیت ٹھیرائے جاتے ہیں اور عوام الناس ان کی اتباع سے حسب استعداد فائدہ اُٹھاتے ہیں - مگر ان کی اپنی حالت بھی ایک تقدیر کے اندر بند ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جس طریقہ سے چاہتا ہے ان کو کامیاب اور بامراد کر دیتا ہے - آپ میں سے شاید کسی کو یہ خیال گزرا ہو - کہ انبیاء و مُرسلین کی کیا ضرورت ہے مگر میں پیشتر بیان کر چکا ہوں - کہ انسان با اختیار ہستی ہے - پس اختیار کے ہوتے ہوئے ضروری ہے - کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہدائیت کے سامان مُہیا کرتا رہے - اگر اللہ تعالےٰ بنی نوع انسان کو اختیار دے کر ہدائیت کا سلسلہ قائم نہ کرتا - تو لوگ ضلالت میں پڑے رہتے - مگر مینے بتایا ہے - کہ بنی نوع کے ساتھ انسان کا کیا قانون ہے - اور منشار الٰہی کس طرح اپنا کام کرتا ہے - پس اس قانون اور منشار کے مطابق لازمی ہے کہ فضل ربانی قیامت تک ہماری دستگیری کرتا رہے اور سلسلۂ محمدویت منقطع نہ ہو -

معجزات اور کرامات خرق عادت امور ہیں اور ظاہرہ معلوم ہوتا ہے - کہ مقدرہ تقدیر اس کے خلاف ہیں - اور اسی واسطے بعض وقت عقل پر ناز کرنے والا پکار اُٹھتا ہے کہ وہ قانون نیچر کے خلاف ہیں اور قابل تسلیم نہیں - آنکھوں کے سامنے واقعات پیش آئیں - تو ان کو عقل کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر غائب کی خبر ہو تو اس پر یقین نہیں رکھتا اس میں شک نہیں کہ ایسے واقعات عجیب ہیں اور حیرت انگیز ہیں اور ظاہر بین ان کو خلاف نیچر تصور کرتا ہے - مگر اللہ تعالیٰ کی کلام مقدرہ تقدیرا جھوٹی نہیں - البتہ اشیاء عالم تغیر کی حالت میں ہیں اور اللہ تعالےٰ نے کسی فرد بشر کو نہ اس کی اپنی تقدیر کا اندازہ بتا دیا ہے اور نہ دیگر مخلوقات کا - اس لئے وہ دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا - کہ ہر چیز موجودہ حالت میں قائم رہے گی - قرآن مجید نے معجزہ

شق القمر ان الفاظ مین بیان کیا ہے۔ اقتربت الساعة وانشق القمر۔ وہ گھڑی نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو چاند کا پھٹنا خارق عادت تہا مگر قانون الٰہی کے خلاف نہین تہا اس کے لئے وہ گھڑی مقدر تھی اور وہ پھٹ گیا مگر اللہ تعالےٰ کو منظور یہ تہا کہ یہ نشان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہو تا مخالفین پر حجت قائم ہو اور تبعین کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو۔ یہی حال دیگر معجزات معہ کرامات کا ہے۔ ارضی اور سماوی نشانات ایک تقدیر کے ماتحت ہی ظہور مین آتے ہین۔ مگر خارق عادت کے رنگ مین جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے۔ تو کسی شخص کی فضیلت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے ان کو اس کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہی حال پیشگوئیون کا ہے۔ تقدیر مقررہ کے ماتحت اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے۔ غیب پر اطلاع بخشتا ہے اور وہ ایک شخص کی صداقت کا نشان ٹھیرتا ہے اور مومن کی ترقی ایمان کا باعث پیشگوئی ہی ایک کرامت ہے۔ خارق عادت کے طور پر صدہا واقعات دنیا مین ظاہر ہوتے ہین۔ مگر جیسا کہ لفظ معجزہ اور کرامت سے ظاہر ہے۔ فضیلت اور بزرگی اسی شخص کو حاصل ہے۔ جو منظور الٰہی ہے اور اس کی ذات سے جو امور خارق عادت ظاہر ہین۔ ان مین اعجازی رنگ ہوتا ہے ان مین ایک شوکت اور جلال ہوتا ہے اور غلبہ اسی کا ہوتا ہے۔

مینے اپنے فہم اور ادراک کے مطابق مسئلہ تقدیر کے مختلف پہلوؤن پر کافی بحث کر دی ہے۔ گو یہ بحث مختصر ہے۔ مگر مین امید کرتا ہون۔ کہ آپ نے میرے مفہوم کو بخوبی ذہن نشین کر لیا ہو پس اگر آپ کے نزدیک کوئی بات ناقص اور قابل اعتراض ہو۔ تو مہربانی کر کے مطلع فرمائین۔ تا مین اس پر غور کرون۔ اور اگر ہو سکے تو آپ کی تسلی کرا سکون۔ اس بحث کا ماحصل یہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان اپنے جمیع قوائے ظاہری اور باطنی مین مختلف ہین اور ان تمام قویٰ کی اللہ تعالےٰ کے علم مین ایک حد ہے۔ جس کا انہین علم نہین۔ اس حد سے وہ تجاوز نہین کر سکتے مگر اس کے اندر فعل مختار ہین۔ مشیت ایزدی نے ایک حد بست تو انسان کیلئے قائم کی ہے۔ اور منشائے الٰہی اس کے افعال کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ قادر مطلق ذات ہے اس کے لئے کوئی حد نہین اور وہ اپنے ارادون اور منشا کے پورا کرنے مین کسی قانون پر مجبور نہین۔ ہم نہین جانتے کہ ہمارے لئے کیا مقدر ہے اور وہ مقدر کس راہ سے مل سکتا ہے پس لازمی اور ضروری ہے۔ کہ سعی اور تدبیر سے اسی کے حضور دعا کرین اور عاجزانہ غفران کے طالب ہون۔ سب توفیقون کا مالک وہی ہے اسی سے توفیق ملتی ہے اور اسی کے فضل اور مہربانی سے نجات نصیب ہو سکتی ہے۔ یہ انسان مشت خاک کیا چیز ہے۔ کہ اپنے علم اور زور بازو پر گھمنڈ کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمین توفیق دے۔ کہ ہم ایمان اور عمل سے اس کے رستہ پر قائم ہو جاوین۔

افسوسناک واقعہ

۱۳۔ نومبر ۱۹۰۷ء کے روزانہ پیسہ اخبار مین یہ خبر پڑھ کر دل کو کپکپی پیدا ہو گئی۔ کہ ۳۷۰ راجپوت جن کے بزرگون نے دین اسلام قبول کر لیا تہا۔ آریہ سماج آگرہ کی کوشش سے ۲۶ نومبر کو پورے طور پر ہندو راجپوتون مین شامل کر دئیے گئے۔ ان کی شدہی کی رسم کے وقت جو آگرہ مین ادا کی گئی۔ دو سو کے قریب وکلاء رؤسا موجود تھے۔ اگر یہ دلدکھانے والی خبر سچ ہے۔ تو نہایت ہی شرمندہ ہونا چاہیئے ان لوگونکو جو حمایت اسلام کا نام لے کر مسلمانون کا مال لوٹتے ہین اور خاص کر آگرہ کے مولوی نہایت ہی ملزم ہین۔ ان کے شہر آگرہ جس کا دوسرا نام اکبر آباد بھی ہے۔ ۳۷۰ وہ لوگ جن کی پیدائش کیوقت اشھد ان لا الٰه الا الله وحده لا شریك له واشھد ان محمدا عبده ورسوله۔ کی آواز کان مین ڈالی گئی تہی اب وہ اس خدا اور اس کے رسول سے برگشتہ ہو گئے اور ہمارے مذہبی پیشواؤن کو تر نوالون کی تلاش سے فرصت نہ ملی۔ گروہ علماء جو اصلاح قوم کے حامی ہین۔ جب ان کی کوششون کا یہ حال ہے۔ تو دوسرون کا کیا ٹھکانا۔ ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

اور اکثر کا یہ حال ہے۔ ؎

سبح برکف توبہ بر لب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ مے آید بر استغفار ما

اب رہا رؤسا کا گروہ۔ جن پر بڑا بھروسہ ہو سکتا تہا۔ کہ یہ قوم کے جہاز کو ناخدا بن کر تباہی سے بچائین گے۔ مگر ان مین سے اکثر اپنی آسائش تن سے فرصت نہین پاتے۔ اگر مجلس نشاط ہو تو سب سے اوّل پہونچنے والے یہ ہون گے اگر اسلامی خدمت ہو تو حاضری کی بجائے ان کا نام حاضر ہو گا

ولله در القائل۔ ؎

مُردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خورم و خندان نشستہ با بُتانِ نازنین

اس سے بڑہکر اور شرم دہ واقعہ کونسا ہو سکتا ہے کہ ان کے مذہب سے ۳۷۰ آدمی نکل جاوین اور ان کے کانون کان خبر نہ ہو۔ اگر ہوئی ہو۔ تو اس کی اصلاح کی فکر نہ کی ہو۔ آریہ سماج پر ہمکو کچھ افسوس نہین کیونکہ ہر ایک اپنے مذہب کی ترقی چاہتا ہے۔ افسوس ہے تو جاننے والون اور غافل گروہ علماء اور رؤسا پر۔ اگر چندے یہی حال رہا۔ تو کار طفلان تمام خواہد شد۔

اے۔ ایس۔ عربی۔ قادیان دارالامان

دُعا مدد ماسٹر ہدایت اللہ صاحب گجرات اپنی بیمار اہلیہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

ضرورت نکاح

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اوڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

۹۔ گوییکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کا شتکار۔ گجرات گجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین۔

اکمل آف گوییکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریبا گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ شیخ النسب انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔ راقم ن۔ و۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲؍

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ ماسٹر مس پٹ درسے نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے

متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے

غلامی ۳؍ ۔ عصمت انبیاء ۲؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ خلیفہ [illegible] صاحب [illegible] حضرت مسیح موعود [illegible]

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس مین جو پیشگوئیاں ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد ؁ غیر مجلد ؁ ولایتی کاغذ مجلد ۵

درثمین — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آیندہ جو نظمین ہونگی وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکینگی۔

قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپیہ کو بھی گران نہین۔ قیمت ا؍

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱؍

اسلام کی پہلی کتاب — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم بچون کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴؍

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲؍

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان رویا ثات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ؁

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید مین۔ قیمت ہر دو جلد ۹

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال سے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تہا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تہا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تہا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تہا کہ میری بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور اسوقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئین میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا ہے بہت ہی مفید پایا جیسا کہ مینے ذکر کیا مین حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھ کو الیسی دوائی دی۔ راقم محبوب عالم ممبر ہال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) (سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب پولیٹیکل کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آیندہ کے لئے گھنٹون کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی۔ یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ للعہ؍ بیس گولی ایکروپیہ

علاوہ بریں اور کئی امراض تہائی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین از انجملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ بل۔ خارش چشم۔ درد آنکھون سے پانی جاری رہنا۔ ترخے ہین اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی تولہ عہ؍

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فی بکس عہ؍ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ؍ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور نم معدہ مین گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بکس عہ؍

پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ مندرج ہون محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دلی سنگھ ضلع گوجرانوالہ خاص